مولای صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّهمِ

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آن ابرِ رحمت درفشان است خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ١٢ سائیڈ بی ٣٠ مئی ١٩٨٢ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا؟ قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ [1]

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ٢١٨

ترجمہ: حضرت مسلم بن ابی بکرہؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" میں بھی یہ دُعا مانگنے لگا۔ والد صاحب نے مجھ سے پُوچھا کہ بیٹا تم نے یہ دُعا کہاں سے سیکھی۔ مَیں نے عرض کیا کہ آپ سے سیکھی ہے، فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرتے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سُنا" اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ" اے اللہ میں تجھ سے کُفر اور قرضہ سے پناہ مانگتا ہوں ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کیا آپ کُفر کو قرضہ کے برابر گردانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں ایک روایت میں آپ سے دُعا کے یہ الفاظ منقول ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اے اللہ میں تجھ سے کُفر اور فقر و فاقہ سے پناہ چاہتا ہوں اس پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ کیا کُفر اور فقر و فاقہ دونوں برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں

ایک صحابی ہیں وہ ہر نماز کے بعد ایک دُعا مانگا کرتے تھے، اُن کے بیٹے نے یہ کیا کہ باپ کو جب ایک دُعا مانگتے ہوئے دیکھا اور ان سے وہ کلمات سُنے تو خود بھی مانگنے لگے وہی دعا، نماز سے فارغ ہوکر انھوں نے ایک دن وہی کلمات کہے جو والد کہا کرتے تھے۔ اُنھوں نے پُوچھا کہ یہ کہاں سے تو نے سیکھے باپ نے بیٹے سے پُوچھا۔ بیٹے نے کہا کہ مَیں نے یہ جناب سے سیکھے، آپ یہ کلمات ادا کرتے ہیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں بھی یہ کہنے لگا تو اُنھوں نے کہا کہ ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نماز کے بعد یہ کلمات ادا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کُفر اور فقر سے اور عذابِ قبر سے۔

تین چیزیں ہیں، کُفر ہے فقر ہے۔ عذابِ قبر ہے۔ ان تین چیزوں سے دُعا کی گئی پناہ کی، اَعُوْذُبِکَ تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ان چیزوں سے تو مجھ کو اپنی پناہ میں رکھ لے۔

ایک حدیث میں اسی طرح کے کلمات اور بھی آتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ کُفر اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں، ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا کُفر اور قرض یہ برابر ہو سکتے ہیں جو یہ ذکر ساتھ ساتھ ہو رہا ہے ان کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہاں یعنی کبھی کبھی ایسے ہو جاتا ہے کہ آدمی فقر میں مبتلا ہوکر۔ پریشانیوں میں گھِر کر اس طرح خراب ہو جاتا ہے جیسے کُفر سے

خراب ہو جاتا ہے، تو ایک حد تک برداشت ہوتی ہے اور اگر برداشت سے زیادہ کوئی چیز ہو جائے تو پھر نتیجے اور ہوتے ہیں اس کے، تو اللہ تعالیٰ سے آپ نے پناہ چاہی ہے کہ یہ چیزیں اتنی نہ پیش آنے پائیں کہ جو برداشت سے باہر ہو جائیں اگرچہ یہ بھی تلقین ہے کہ برداشت کرو، صبر کرو، اللہ سے توقع رکھو، کام جاری رکھو، کوشش جاری رکھو اور خدا پر نظر رکھو یہ حکم ہے اور اس میں مدد ہوگی، اللہ کی طرف سے اور ہوتی ہے۔

خالی بیٹھ رہنا اس پر توکل کر کے یہ تو بتایا نہیں شریعت نے، خالی بیٹھ رہنا عبادت کے لیے بھی تارک الدنیا ہوکر وہ بھی پسند نہیں فرمایا لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ یہ تارک الدنیا ہوکر بیٹھنا یہ اسلام میں نہیں ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کی اقتصادیات کا بڑا خیال رکھا ہے اور اقتصادیات معاشیات رہن سہن، آمدنی یہ جو ہے اس کو پورا کرنا ایک اپنی کوشش سے ہوتا ہے ایک دعا سے ہوتا ہے تو اپنی کوشش بھی اور خداوندِ کریم سے دعا بھی ہو اور فقر احتیاج حاجت مندی یہ انسان کو بڑے بڑے معاصی میں مبتلا کر دیتی ہے، اس واسطے اس سے زیادہ پناہ چاہی گئی ہے اور حدیث شریف میں یہ کلمات آگئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیے اُمت کو، تعلیم فرما دیے۔ اس سے ایک یہ فائدہ ہوا کہ دعا ہوگئی خدا سے مانگنے کے لیے وہ کلمات مل گئے جن کلمات سے دعا کی گئی اور دوسرے نظریات مل گئے، تعلیم مل گئی کہ ان حالات میں اس طرح سے ایسے بات کرنی چاہیے یہ کہنا چاہیے، تو اسلام میں تمام تعلیمات ہیں اور جو اسلام میں دعائیں سکھائی گئی ہیں اُن دعاؤں کے بھی اثرات ہیں اور اُن میں بھی ذہن سازی ہے لوگوں کی، ذہن سازی اُن میں یہ ہے کہ خدا کی طرف رجوع تو بہرحال ہے چاہے فقر سے پناہ مانگ رہا ہو، کفر سے پناہ مانگ رہا ہو، قرض سے پناہ مانگ رہا ہو۔ بہرحال خداوندِ قدوس کی طرف توجہ کرنی لازمی ہے، اللہ کی طرف توجہ رکھے اور زبان سے اچھے کلمات ادا کرے اور معاشی حالت درست کرنے کی جان سے کوشش کرے تو پھر کامیابی ضرور ہوگی اور اس طرح کی پریشانیوں سے جو قابلِ برداشت نہ ہوں انسان ضرور بچا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے۔